رشتہ دینے کے عوض سسرال والوں کا سونے و رقم کا مطالبہ کرنا

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2023

تاریخ اجراء: 27 جمادی الاولٰی 1446ھ / 30 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا رشتہ طے ہو چکا ہے، لیکن ہمارے رواج کے مطابق شادی اس وقت ہو گی جب میں لڑکی والوں کو تین تولہ سونا اور چار لاکھ روپے کیش ادا کروں گا۔ میرے پاس ان چیزوں کا انتظام نہیں ہو پا رہا، والد صاحب وفات پا چکے ہیں اور بھائی میری مدد نہیں کر رہے۔ اس صورت میں اگر میری وجہ سے لڑکی کی شادی میں تاخیر ہو رہی ہے، تو کیا مجھ پر گناہ ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

رشتہ دینے کے عوض رقم و سونے کا مطالبہ کرنا جائز نہیں، یہ رشوت کے حکم میں ہے، جس کا لین دین ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا اگر رشتے کے عوض رقم وغیرہ دینے کی بات ہوئی ہے تو آپ یہ دینے سے منع کر دیں، اس کی وجہ سے اگر لڑکی والے اپنی لڑکی کو بٹھاتے ہیں اس کا وبال آپ پر نہیں۔ ہاں البتہ نکاح میں مہر کے طور پر دینے کی بات ہوئی ہے تو اس پر رشوت کا حکم نہیں البتہ مہر حسبِ استطاعت ہی رکھنا چاہیے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے کے متعلق لعنت فرمائی ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الراشی والمرتشی۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابو داؤد، جلد 2، صفحہ 148، مطبوعہ: لاھور)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

خطب امراۃ فی بیت اخیھا فابی ان یدفعھا حتی یدفع دراھم فدفع وتزوجھا یرجع بما دفع لانھا رشوۃ۔

عورت کہ جو اپنے بھائی کے گھر میں تھی اسے کسی شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس کے بھائی نے نکاح سے انکار کیا یہاں تک کہ اس کو کچھ دراہم دیئے جائیں تو اس شخص نے دراہم دیئے اور نکاح کر لیا تو جو دراہم اس نے دیئے وہ واپس لے کیونکہ وہ رشوت ہیں۔(فتاوی عالمگیری، جلد4، صفحہ403، مطبوعہ: مصر)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: یہ روپے جو (نکاح میں دینے کے عوض) باندھے گئے ہیں محض رشوت وحرام ہیں، نہ ان کا کھانا جائز، نہ بانٹ لینا جائز، نہ مسجد میں لگانا جائز، بلکہ لازم ہے کہ جس شخص سے لئے ہیں اسے واپس دیں۔(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ538، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

حدیث پاک میں ہے: ”بڑی برکت والا وہ نکاح ہے جس میں بوجھ کم ہو۔“ (مسند احمد، جلد9، صفحہ365، حدیث: 24583)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو، اللہ عزوجل کے توکل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے ایسی شادی خانہ آبادی ہے، آج ہم حرام رسموں، بے ہودہ رواجوں کی وجہ سے شادی کو خانہ بربادی بلکہ خانہا (یعنی بہت سارے گھروں کے لئے باعثِ) بربادی بنالیتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ11)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم